مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی

خطبۂ جلسۂ تقسیم اسناد

از

عزت مآب بھارت رتن ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام

صدر جمہوریۂ ہند

اور

وزیٹر، مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی

پہلا جلسۂ تقسیم اسناد

منعقدہ 5 اگست 2005ء

مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی

کے پہلے جلسۂ تقسیمِ اسناد
5 اگست 2005ء کے موقعے پر

عزت مآب ڈاکٹر اے۔ پی۔ جے۔ عبدالکلام صدر جمہوریۂ ہند کا خطاب

مشن برائے مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی

مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی کے پہلے جلسۂ تقسیمِ اسناد میں شرکت کرتے ہوئے میں یقیناً بے حد خوش ہوں۔ میں چانسلر، وائس چانسلر، ڈائرکٹرس، پروفیسرس، اسٹاف اور اسٹڈی سنٹرس کے ممبران کو قومی مشن میں ملک کے مختلف حصوں کے نوخیز طالب علموں کی تعلیم و تربیت میں ان کے رول کے لیے مبارک باد دیتا ہوں۔ اس موقعے پر میں یونیورسٹی کے طلبا و طالبات کو بھی ان کی اکیڈمک کارکردگی کے لیے مبارک باد دیتا ہوں۔ مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی کہ یہ یونیورسٹی اُردو زبان کے فروغ اور ترقی کے لیے کام کر رہی ہے۔ اس سے بہت سے طلبا و طالبات زیادہ واضح طریقے سے تصورات (Concepts) کو سمجھنے کے اہل ہو پاتے ہیں کیوں کہ اُردو ان کی مادری زبان ہے۔ اس بات سے ہر کوئی واقف ہے کہ مادری زبان میں

آموزشی عمل بالمقابل کسی دوسری زبان کے زیادہ تیز ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ اُردو یونیورسٹی اُردو میڈیم میں روایتی اور فاصلاتی نظام تعلیم کے تحت پیشہ ورانہ اور تکنیکی تعلیم فراہم کر رہی ہے۔ اس سے تعلیمی پروگرام میں بہت بڑی تعداد میں خواتین شریک ہو پائیں گی۔ جس کے ذریعے خواتین کی تعلیم میں اضافہ ہوگا۔

جو لوگ سیکھنے کی تمنا رکھتے ہیں انہیں تعلیم فراہم کرنے اور ملک وقوم کی تعمیر میں تمام یونیورسٹیوں کی بہت بڑی ذمے داری ہے اور یہ کام ملک کے طول وعرض میں مقیم طلبا و طالبات کو مختلف شعبہ ہائے علم میں تعلیم کے مواقع فراہم کر کے انجام دیا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ ملک میں بہت سے طلبا و طالبات ہیں جنہیں مختلف وجوہ کے سبب درمیان ہی میں اپنی تعلیم کو ترک کرنا پڑتا ہے، جو اپنے آپ کو بہتر کرنے کی خواہش رکھتے ہیں۔ ان کے علاوہ متعدد ایسے طالب علم بھی ہیں جو علم و معلومات کے رسیا ہوتے ہیں، فاصلاتی نظامِ تعلیم انہیں ایک سنہرا موقع فراہم کرتی ہے۔ اس طرح سے مذکورہ بالا دونوں طریقۂ تعلیم کی بڑی سماجی و معاشی معنویت ہے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ گزشتہ دو برسوں کے دوران یونیورسٹی کے اسٹڈی سنٹروں کی تعداد 68 سے 100 کے اوپر پہنچ چکی ہے اور طالب علموں کی تعداد 22 ہزار سے 30 ہزار تک پہنچ چکی ہے۔ میں سوچ رہا تھا کہ وہ کون سے خیالات ہیں جنہیں میں اس جلسۂ تقسیم اسناد کے موقع پر آپ کے سامنے پیش کروں۔ میں نے بحث و مباحثے کے لیے جس موضوع کا انتخاب کیا ہے وہ **"مشن برائے مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی"** ہے۔

سائنس اور ڈیجیٹل لائبریری کے توسط سے زبان کو متمول بنانا

سائنس کے ذریعے زبان کو متمول بنائیں : اُردو زبان، شاعری بالخصوص غزل کے لیے جانی جاتی ہے۔ اُردو زبان ملک اور بیرون ملک کے کچھ مخصوص اداروں میں میڈیکل اور انجینئرنگ کے کورسوں سمیت متعدد مضامین کی تدریس میں یونیورسٹی کی سطح تک بطور ذریعۂ تعلیم رہ چکی ہے۔ مختلف یونیورسٹیوں میں رائج اُردو کی نصابی کتابوں کو یکجا کر کے اور انہیں عصر حاضر سے ہم آہنگ کر کے ایک حوالہ جاتی کتاب تیار کرنا اشد ضروری ہے۔ مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی کو مختلف مضامین مثلاً سائنس و ٹکنالوجی کے توسط سے اُردو زبان کو متمول بنانے کا مشن اپنے کاندھوں پر لینا ہوگا۔ اس کے علاوہ اُردو ذریعہ تعلیم کے طالب علموں کے لیے انگریزی، ہندی اور دیگر علاقائی زبانوں کے خصوصی پرچے شامل نصاب ہونے چاہئیں۔

ڈیجیٹل لائبریری

ہندوستان کی ڈیجیٹل لائبریری (DLI) (http://www.dli.ernet.in) نے پہلے ہی اُردو کی چار لاکھ صفحات پر مشتمل تقریباً دو ہزار کتابیں ڈیجیٹائز (Digitise) کردی ہیں۔ اس بنیادی کام کے ساتھ مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی کو ڈیجیٹل لائبریری آف انڈیا کے نیشنل کوآرڈی نیٹر پروفیسر این بالا کرشنن کے کوآرڈی نیشن میں ڈیجیٹل لائبریری پروگرام شروع کرنا چاہیے۔ فاصلاتی تعلیم کے لیے لکچروں یا اسباق کی ترسیل کے دوران اس ڈیجیٹل لائبریری سے رجوع کیا جاسکتا ہے۔ اُردو کے اساتذہ کرام آموزشی و تدریسی مقاصد کے لیے ڈیجیٹل لائبریری کی کتابوں پر آواز کا اہتمام (Voice Overlay) کرسکتے ہیں۔ کیا یہ یونیورسٹی، فاصلاتی و روایتی تعلیم کے ذریعے روزگار کے مضمر و ممکنہ مواقع میں اضافہ کرسکتی ہے؟

مہم جو یانہ تجارت(Entrepreneurship) کے ذریعے روزگار پیدا کرنا

ہمارے اعلیٰ تعلیمی نظام کا اچھا خاصا فروغ ہوا ہے اور ہم ہر سال تین ملین گریجویٹ تیار کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ دسویں اور بارہویں پاس کرنے کے بعد تقریباً سات ملین نوجوان روزگار کے متلاشی ہوتے ہیں۔ جب کہ روزگار پیدا کرنے کا ہمارا نظام اہل امیدواروں کو روزگار دینے کی پوزیشن میں نہیں ہے۔ اس صورت حال کے باعث سماجی نظام میں عدم استحکام پیدا ہوگا۔ جدید معیشت کے لیے درکار ہنر اور بیشتر طلبہ کو فراہم کردہ تعلیم کے درمیان کافی بُعد ہے۔ ہماری اعلیٰ تعلیم کو مفید بنانے اور پیداواری روزگار کے مواقع کی طرف توجہ دینے اور مائل ہونے کی ضرورت ہے۔ تعلیم کو زیادہ مفید بنانے اور ہنر سے لیس کرنے اور ساتھ ہی ساتھ روزگار کے مواقع پیدا کرنے کے لیے سہ جہتی (Three-pronged) حکمت عملی تیار کرنے کی ضرورت ہے۔ ہم یہ کس طرح کر سکتے ہیں؟

پہلی بات تو یہ ہے کہ تعلیمی نظام کو مہم جو یانہ تجارت (Entrepreneurship) کی اہمیت پر زور دینا چاہیے اور کالج کی تعلیم ہی سے طالب علموں کو مہم جو یانہ کاروبار (Enterprises) قائم کرنے کی طرف انہیں راغب کرنے کے لیے تیار کرنا چاہیے جو انہیں تخلیقیت، آزادی اور دولت پیدا کرنے کی لیاقت کا موقع فراہم کرے گا۔ ہنروں کے تنوعات اور اپنے کام میں ثابت قدمی سے ایک شخص مہم جو یانہ تاجر (Entrepreneur) بنتا ہے اور اس کی تعلیم و تربیت تمام طالب علموں کو دی جانی چاہیے۔ اس کے علاوہ کالج کے نصابوں، یہاں تک کہ آرٹس، سائنس اور کامرس کے کورسوں میں ایسے موضوعات اور عملی کام شامل کیے جانے چاہئیں جو مہم جو یانہ تجارت کے لیے ضروری ہوتے ہیں۔ یونیورسٹی تعلیم کو

طالب علموں میں چھوٹے چھوٹے مہم جویانہ کاروبار شروع کرنے کے لیے خود اعتمادی پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ نوجوان مہم جویانہ تاجروں کے تعاون کے لیے بینکوں کو بڑھ چڑھ کر آگے آنا چاہیے تاکہ ان میں نئے نئے ساز وسامان پیدا کر کے ذریعۂ معاش حاصل کرنے کی لیاقت پیدا ہوسکے۔ اس پورے عمل میں کچھ نپے تلے خطرے مول لینا شامل ہے، جنہیں سرمایہ پیدا کرنے سے متعلق مہم جویانہ کامیاب تجارت کا تجزیہ کر کے دور کیا جاسکتا ہے۔ تیسری بات یہ ہے کہ انسانی وسائل کے لیے معاشی کشش ہونی چاہیے، جس کے لیے قابلِ خرید وفروخت (Marketable) ساز وسامان پیدا کرنا اور عوام کی قوت خرید و فروخت میں اضافہ کرنا بطور مثال پیش کیا جاسکتا ہے۔ جنہیں بڑے بڑے پروگراموں مثلاً شہری سہولتوں کو دیہی علاقوں میں فراہم کرنے (Providing Urban Facilities in Rural Areas) مختلف علاقوں کی ندیوں کو آپس میں جوڑنے، بنیادی ڈھانچوں میں ترقی کے مشن، بجلی پیدا کرنے کے مشن (Power Mission) اور سیاحت کے نفاذ کے ذریعے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

تعلیمی ادارے، حکومت اور نجی مہم جویانہ تجارت وصنعت اس مہم جویانہ تجارتی اسکیم کی تیاری کے لیے بینکنگ سسٹم اور مارکیٹنگ سسٹم کے تعاون کے ذریعے سہولت رساں ہوسکتے ہیں۔ یہ بے روزگاری کم کرنے کا ایک ذریعہ ہے، جس سے خطِ افلاس سے نیچے رہنے والے 260 ملین عوام کی فلاح و بہبود ممکن ہو پائے گی۔ مزید برآں اس سے ان لوگوں کا بھی معیارِ زندگی بہتر ہوگا جو خط افلاس سے اوپر ہیں۔

مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی کے فاصلاتی تعلیمی نظام کا پروگرام مستقل ڈگری

کورس کے ایک جزو کے طور پر مائل بہ روزگار تعلیم دینے کے لیے بالکل مناسب ہے۔ طالب علموں کو ڈگری کے علاوہ ہنر سے لیس تعلیم یا مہم جویانہ تجارت میں ڈپلوما ضرور حاصل کرنا چاہیے۔ یہ بلاشبہ مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی کے طالب علموں کو روزگار کے متلاشی بننے کے بجائے روزگار فراہم کرنے والا بنانے میں مدد کرے گا۔

ذی علم معاشرے کا فروغ

دنیا گزشتہ صدی کے دوران زراعتی معاشرے سے، جس میں جسمانی محنت ومشقت اہم عامل (Factor) تھا، صنعتی معاشرے میں، جس میں ٹکنالوجی، سرمایہ اور محنت ومشقت کے نظم ونسق نے مسابقتی اہمیت اختیار کرلی ہے، بدل گیا ہے۔ اس کے بعد گزشتہ دہائی میں اطلاعاتی عہد کا آغاز ہوا جہاں ارتباط (Connectivity) اور سافٹ ویر پروڈکٹس کچھ ملکوں کی معیشت کے روح رواں ہیں۔ اکیسویں صدی میں ایک نیا معاشرہ منظر عام پر آرہا ہے، جس میں سرمائے اور محنت کے بجائے علم ومعلومات ہی بنیادی پیداواری وسائل ہیں۔ ذی علم معاشرہ تخلیقی صلاحیت سے لیس ہوتا ہے۔ موجودہ علم ومعلومات کے معقول اور بہتر استعمال سے ملک کے لیے کافی دولت پیدا ہوسکتی ہے اور اچھی صحت، تعلیم، بنیادی ڈھانچوں اور دیگر سماجی اشاریوں کی شکل میں زندگی کا معیار بھی بہتر ہوسکتا ہے۔ ذی علم بنیادی ڈھانچے پیدا کرنے اور انہیں برقرار رکھنے کی لیاقت اور ذی علم کارکنوں کی تربیت وترقی، پیداوار اور نشوونما کے ذریعے ان کی پیداواری صلاحیت میں اضافے اور جدید علم سے استفادہ کرنے کی لیاقت پیدا

کرنے کی ضرورت ہے اور یہی ذی علم معاشرے کی خوشحالی میں فیصلہ کن عوامل ہوں گے۔ آیا ملک وقوم ذی علم معاشرے کی طرف گامزن ہے یا نہیں اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ملک کس طرح سے علم کی پیداوار اور تمام سیکٹروں مثلاً آئی۔ٹی (Information Technology) ' انڈسٹریز' زراعت' حفظانِ صحت' وغیرہ سے کتنے موثر طریقے سے نبرد آزماد ہوتا ہے۔ مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی کو' اپنے روایتی اور فاصلاتی دونوں تعلیمی نظاموں کے ذریعے ملک کے معاشرے کی اُردو آبادی کو ذی علم کارکنوں میں تبدیل کرنے میں بہت اہم رول ادا کرنا ہے۔ مانو (MANUU) جیسی یونیورسٹی کے لیے بہت اہم ضرورتوں میں سے ایک ضرورت اپنے فاصلاتی نظامِ تعلیم کے لیے تعلیم کی مواصلاتی رسائی کا نظام (Tele-Education Delivery System) قائم کرنا ہے۔

ہمہ جہتی طرزِ رسائی برائے مواصلاتی تعلیم

مواصلاتی تعلیم کے پروگرام کو قابلِ عمل بنانے اور کامیاب منصوبے کے ساتھ ہمہ گیر مواصلاتی تعلیمی نظام (Universal Tele-Education System) کے ذریعے ملک کے دور دراز علاقوں تک پہنچانے کے لیے سہ رخی طرز رسائی کو اپنانا ضروری ہے۔ مواصلاتی نظامِ تعلیم کے ساتھ ساتھ مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی کو EDUSAT سے وابستہ ہونا چاہیے اور اپنے تمام مراکز تک نشر کرنے کے لیے اُردو زبان میں معیاری مواد کی تیاری بھی نہایت ضروری ہے۔

تعلیم کی مواصلاتی رسائی کا نظام

مواصلاتی تعلیم فراہم کرنے والے نظام کے فروغ کے سلسلے میں، میں اپنا ایک تجربہ بیان کرنا چاہتا ہوں۔ عام طور پر معقول تعلیمی نظام کے مقصد کے بلحاظ ایک اچھے ریاضی کے اُستاد کو، جو آندھرا پردیش کے دور دراز گاؤں بھیماورم میں تعلیم دے رہا ہو، اس قابل ہونا چاہیے کہ وہ آندھرا پردیش کے دیگر حصوں اور مختلف مقامات پر پائے جانے والے اسکولوں میں تعلیم دے سکے، طلبا کے ساتھ بالترتیب تبادلہ خیال کر سکے اور ان کے شکوک اور شبہات کو دور کر سکے۔ مزید یہ کہ اُستاد لازماً اس قابل ہو کہ وہ بڑی تعداد میں موجود مختلف وسائل مثلاً انٹرنٹ، ڈیجیٹل لائبریری، تیار کیا گیا تخلیقی مواد اور کسی خاص میدان سے متعلق مختلف ماہرین کے ذریعے دیئے گئے لکچرس وغیرہ سے معلومات کو اخذ کر سکے۔ اس کے بعد تمام طالب علموں تک کم خرچ پر اس طرح پہنچائے جیسے وہ باقاعدہ کلاس روم میں بیٹھے ہوں۔ اس سے بڑی تعداد میں طلبا ایک ماہر اُستاد کے ذریعے دیے گئے لکچرس سے استفادہ کرنے کے اہل ہو پائیں گے۔ اس طرح کا نظام، ملک کے مختلف حصوں میں مقیم طالب علموں سے تبادلہ خیال کرنے کے لیے ایوان صدر (راشٹر پتی بھون) میں بھی قائم کیا گیا ہے۔

نظام کی خصوصیات: یہ نظام، باہمی اشتراک کے فریم ورک میں (Collabrative frame work) میں ٹیچروں اور طالب علموں کے درمیان دوطرفہ ہموار رابطے کی حامل کلاس اور اسٹوڈیو کا ماحول تقریباً حقیقی کلاس روم فراہم کرتا ہے۔ ہمہ نشریاتی طرز فراہمی (ملٹی کاسٹنگ موڈ آف ڈیلیوری) کے نشریاتی نٹ ورک کے ذریعے یہ ہموار، ایک سے ایک (one to

(one اور ایک سے کئی (one to many) کڑیاں فراہم کرتا ہے۔ یہ نظام نہایت ہی مناسب انداز میں دور دراز رہنے والے اُستاد کو کسی سشن میں موجود سبھی طلبہ کا اُستاد بننے کا موقع بھی فراہم کرتا ہے۔اس مربوط اور ہمہ گیر تعلیم کی مواصلاتی رسائی کے نظام کے ذریعے تقریبا حقیقی کلاس روم (Virtual class room) کی تخلیق ہوتی ہے جو کہ موجودہ دور میں استعمال ہونے والے ملٹی میڈیا آلات اور دیگر ویڈیو کانفرنسنگ نظاموں میں ممکن نہیں ہے۔ یہ نظام اُستاد کو اس قابل بناتا ہے کہ وہ اپنے طالب علموں کو مضمون کے تقریباً حقیقی سفر پر لے جا سکے۔ یہ نظام باہمی متعامل مواد کی تیاری کا کم لاگتی حل فراہم کرتا ہے۔ایک تقابلی بنیاد پر ہم 4 ملٹی اسٹیشن ویڈیو کانفرنسنگ سسٹم قائم کرنے کی قیمت پر متعاملی رسائی (Interactive Delivery) کے لیے مواصلاتی نظام تعلیم کی 250 شاخیں قائم کر سکتے ہیں۔

تجربہ :حال ہی میں، میں نے فاصلاتی تعلیم کے پروگرام کے حصے کے طور پر پنجاب کے مختلف حصوں میں واقع پانچ کالجوں کے لیے ایک لکچر دیا۔ میں نے اس مضمون سے متعلق ایک صفحہ ڈیجیٹل لائبریری میں تلاش کیا اور اس کو تمام شرکا تک پہنچایا۔ میں نے اپنی اس گفتگو کو اپنی ویب سائٹ پر بھی محفوظ کر دیا اور اس صفحہ کو تمام شرکا تک مواصلاتی نظام تعلیم کے ذریعہ بھیجا۔مختلف مقامات پر موجود ان طلبا کو میں دیکھ سکتا تھا وہ مجھے بھی دیکھ سکتے تھے اور مجھ سے رابطہ قائم کر سکتے تھے۔اس طرح کا باہمی متعامل مواصلاتی نظام تعلیم ایوان صدر میں مکمل طور پر فعال ہے۔آپ حضرات بھی اس کا مطالعہ ومشاہدہ پسند کریں گے تاکہ مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی میں اس کو رائج کیا جا سکے۔

معیاری مواد کی تیاری

تعلیم کے تین اجزا ہیں: لکچرس، تجربات یا تجربہ گاہیں اور لائبریری۔ مواد ان سبھی پر مشتمل ہوتا ہے۔ مواد کی تیاری کی کئی صورتیں ہیں۔ پہلی صورت میں ایک ماہر اُستاد مضمون کے مواد کو یکجا کرتا ہے۔ اس کے لیے وہ کئی ایسی کتابوں اور مضامین کا عمیق مطالعہ کرتا ہے جن کی مدد سے وہ معیاری اور تخلیقی مواد کو پیش کش کے قابل بنا سکے۔ مواد کو طلبہ کے لیے بآسانی قابل فہم اور پرکشش بنانے کے لیے اُستاد اسے منفرد اور متنوع انداز میں پیش کرتا ہے۔ مواد کی دوسری شکل خود اکتسابی طریقہ ہے، جس میں مواد کو سوال و جواب کی سیریز کی شکل میں پیش کیا جاتا ہے۔ تیسری صورت مختلف کتابیں ہیں۔ جن کو ڈیجیٹل لائبریری سے اخذ کیا جاسکتا ہے اور بروقت دور دراز رہنے والے طلبہ کو فراہم کیا جاسکتا ہے۔ چوتھی صورت انٹرنٹ ہے، جہاں پر معلومات کا ایک خزانہ موجود ہے۔ لیکن بہرحال اس میں سے مستند اور مصدقہ مواد کی فراہمی کے لیے محتاط اندازۂ قدر ضروری ہے۔ اُستاد انٹرنٹ پر معلومات کی تلاش کر کے مواصلاتی نظام تعلیم کے ذریعے اسی وقت اس کی ترسیل کر سکتا ہے۔

مواد کے ساتھ امدادی خاکے اور تصویریں بھی موجود ہوں۔ ان سے دور دراز رہنے والے طلبا میں تقریباً حقیقی تجربہ گاہوں اور غیر حقیقی انجذابی اثرات (Virtual immersion effects) کو پروان چڑھایا جاسکتا ہے۔ جب مواد تیار ہو جائے تو اسے قومی سطح پر ہی نہیں بلکہ تمام پلیٹ فارمس پر اکتسابی مقاصد کے حصول میں حصہ ادا کرنے کے قابل ہونا چاہیے۔

مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی کے لیے ویب پورٹیل کی ضرورت

مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی کو ایک فعال تعلیمی پورٹیل کی ضرورت ہے جو اپنے سابقہ طلبا' صنعت اور ماہرین تعلیم کی جانب سے تعلیمی خدمات فراہم کر سکے تا کہ طلبا اور عملے کو معلومات کے ساتھ عملی تجربات سے بھی آراستہ و مزین کیا جاسکے۔ یہ پورٹیل سابقہ طلبا اور موجودہ طلبا کے درمیان رابطے کا کام کرسکتا ہے۔ وہ ایک دوسرے کے تجربات میں شریک ہوسکتے ہیں۔ وہ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ گفتگو کر سکتے ہیں۔ وہ تدریس میں بہتری کے لیے مشورے دے سکتے ہیں۔ نصابی مواد' دنیا کے مختلف حصوں میں ہو رہی ترقی کی بنا پر نصاب کی مسلسل تجدید' روزگار کے مواقع کی تخلیق اور اکتسابی طریقۂ کار کی اصلاح کے لیے تکنالوجی کے اطلاق کو اختیار کرنے کے لیے مشورے دے سکتے ہیں۔ مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی کی جانب سے اس پورٹیل میں سابق طلبا کو شرکت کے لیے ترغیب دی جانی چاہیے اور اجتماعی فائدے کے لیے موجودہ اور سابقہ طلبا کو یکجا کرنے کے لیے سالانہ پروگرام کا نظم کرنا چاہیئے۔

اختتامیہ: استعداد کی تعمیر و تشکیل

اُردو زبان کو قومی سطح پر لانا مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی کے مقاصد میں سے ایک مقصد ہونا چاہیے۔ یہ کام صرف زبان کو سائنسی مضامین سے آراستہ کر کے' معیاری ادب فراہم کر کے اور زبان کی منفرد بنیادی لیاقت/ مسابقت کے استعمال کے ساتھ تدریسی مہارت

پیدا کرتے ہوئے اور تدریسی نصاب کو مرتب کرتے ہوئے کیا جا سکتا ہے۔ علاوہ ازیں اُردو کو دوسری زبانوں کے الفاظ خاص طور سے سائنسی اصطلاحات اپنے اندر جذب کرنے کے قابل بنانا چاہیے۔

مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی کے مختلف اساتذہ کی یہ ذمے داری ہے کہ وہ طلبا میں سماج کے لیے ضروری صلاحیتوں اور استعداد کو فروغ دیں۔ اساتذہ کی جانب سے ملک کی تعمیر میں حصہ ادا کرنے کے لیے طلبا میں فروغ دی جانے والی درکار استعداد/ صلاحیتیں یہ ہیں: تحقیق و تفتیش کی استعداد، تخلیق و جدت کی استعداد، بالخصوص علم کا تخلیقی تبادلہ، اعلیٰ تکنالوجی کے استعمال کی قابلیت، باحوصلہ قیادت کی استعداد اور اخلاقی رہنمائی کی استعداد۔ اساتذہ کا مقصد انسانی اقدار و کردار کی تعمیر اور تکنالوجی کے استعمال کے لیے طلبا میں اکتسابی استعداد کا اضافہ اور ان میں اس اعتماد کی تعمیر ہے کہ ''ہم یہ کر سکتے ہیں''۔ طلبا میں اس بات کا احساس پیدا کرنا چاہیے کہ زبان ان کی ترقی اور فروغ میں رکاوٹ نہیں ہے۔

میں تمام تازہ دم گریجویٹس کو مبارکباد دیتا ہوں اور میری نیک تمنائیں طلبا اور اساتذہ کے ساتھ ہیں۔ ملک کے لیے بڑے پیمانے پر تخلیقی رہنما تیار کرنے کے لیے اور مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی کے مشن کی کامیابی کے لیے میں دعا گو ہوں۔

خدا آپ پر اپنی رحمتیں برسائے۔